محدث فتوی
مجلس التحقیق الاسلامی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL PAKISTAN

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا إِذا قُمتُم إِلَى الصَّلوٰةِ فَاغسِلوا وُجوهَكُم وَأَيدِيَكُم إِلَى المَرافِقِ وَامسَحوا بِرُءوسِكُم وَأَرجُلَكُم إِلَى الكَعبَينِ [٦] ... سورة المائدة

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھو لو)

صاحب الوحی علیہ السلام نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ قاعدہ نحو سے مفہوم ہوتا ہے یا پیر کا مسح کرنا؟ نیز کیا کوئی حدیث صحیح صحاح اہل سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے مسح کرنے کے متعلق ثابت ہوئی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت صاحب الوحی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے اور خود بھی برابر پیر دھویا ہے احادیث صحیحہ اس باب میں بکثرت وارد ہیں۔ بلکہ تواتر کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور کسی حدیث صحیح صحاح اہل سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے، مسح کرنا ثابت نہیں ہوا ہے۔

صحیح بخاری مع فتح الباری (1/1133) چھاپہ دہلی میں ہے:

"باب غسل الرجلين ولا يمسح على القدمين "حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا[1] أبو عوانة عن أبي بشر عن يوسف بن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبي صلى الله عليه وسلم سافرناها فأدركنا وقد أرهقنا العصر فجعلنا نتوضأ ونمسح على أرجلنا فنادى بأعلى صوته ويل الأعقاب من النار [2]

پاؤں کو دھونے اور قدموں پر مسح نہ کرنے کا بیان۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے تو ہمیں اس وقت ملے، جب نماز کا وقت تھوڑا ہی رہ گیا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پاؤں کو تھوڑا تھوڑا مسح کرنے کی طرح دھو رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: ایڑھیوں کے لیے جہنم سے ہلاکت ہے یعنی پاؤں کو اچھی طرح دھویا کرو۔

---

[1]۔ اصل مسودے میں اس کے بعد بیاض ہے۔

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (161) صحیح مسلم رقم الحدیث (242)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05